محبت کی کنجیاں

مسلمان شوہر اور بیوی کے لئے ایک انمول تحفہ

ڈاکٹر صلاح الدین سلطان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارفی کلمات

یہ کتاب کا ایک مشن ہے۔ مسلم خاندانوں کی حفاظت کا مشن —— کہ کہیں مغرب کا عفریت انہیں نگل نہ جائے —— ان کی دیواروں کو منہدم نہ کر دے۔ اسلامی خاندان ایک قلعہ ہے، اسلامی اقدار کی پناہ گاہ، اس قلعہ کی حفاظت کے لئے ضروری ہے بہت ضروری ہے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان محبت ہو، ذہنی ہم آہنگی ہو، قلبی لگاؤ ہو، مغرب کی اباحیت پسند دنیا کو جس طرح رنگین اور دلکش لباس میں پیش کر کے نوجوان نسل کو فریب دے رہا ہے اس کے طلسم کو توڑ دینے والا سکون اور لطف ہر مسلمان جوڑے کو اپنے گھر کی چہار دیواری میں میسر ہو۔

اس سے قبل مصنف کی ایک کتاب ''عصر حاضر میں ازدواجی زندگی کے مسائل مغرب کے تناظر میں'' کے نام سے اردو میں شائع ہو چکی ہے اس میں اس زبردست خطرے سے خبردار کیا گیا تھا۔ یہ اسی سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔ مصنف کا تعلق مصر سے ہے اور عالم اسلام کے سرکردہ علماء میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے۔

محبت کی کنجی (۱) عبادت

اس کنجی کے مطالعے کے بعد توقع کی جاتی ہے کہ حسب ذیل فائدے حاصل ہوں گے:

☆ دل کی پاکیزگی ☆ سینے کی کشادگی ☆ روح کی شفافیت

☆ محبت ورحمت کے فرشتے ☆ شیطانوں کا فرار

کلید عبادت:

یعنی شوہر اور بیوی دونوں مل کر اللہ کو خوش کرنے کے لئے کوشاں ہو جائیں، نماز، روزہ، ذکر، انفاق وغیرہ بہت ساری عبادتیں ہیں، یہ عبادتیں ایک ساتھ انجام دی جائیں تو شوہر اور بیوی کے دل کو اللہ سے وابستہ کر دیتی ہیں اور آپس میں بھی الفت ومحبت کا رشتہ مستحکم کرتی ہیں۔

یہی وہ کنجی ہے جس سے بندہ اللہ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے۔ جس کے بعد اس کے دل میں سچی محبت کا پودا لگ جاتا ہے۔ دل تو رحمٰن کی انگلیوں کے بیچ ہوتے ہیں۔ گویا میاں بیوی کا قلبی تعلق خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اگر ہم اللہ کو راضی کر لیں۔ تو اللہ اپنے بندوں کو ہم سے راضی کر دے گا۔

قرآنی دلیلیں:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

”وألف بين قلوبهم لو أنفقت ما في الأرض جميعاً ما ألفت بين قلوبهم

ولكن الله ألف بينهم إنه عزيز حكيم"(الانفال:۶۳)اوران کے دلوں میں الفت پیدا کردی اگرتم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کی دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتے مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

"وأصلحنا له زوجه إنهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغباً ورهباً وكانوا لنا خاشعين"(الانبیاء:۹۰)اوران کی بیوی کوان کے(حسن معاشرت کے) قابل بنادیا یہ لوگ لپک لپک کرنیکیاں کرتے اورہمیں امید اورخوف سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔

سچے واقعات:

☆ دونوں نے شادی کی مسرت بھری ساعت میں ایک عہد کیا کہ وہ دونوں مل کر قرآن کریم کے ذریعہ اللہ کی رحمت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ روزشوہر ایک چوتھائی پارے کی تلاوت کرے گا بیوی سنے گی، پھر بیوی ایک چوتھائی پارہ پڑھے گی اورشوہر اسے سنے گا۔ پھر دونو ں مل کر قرآن کے پیغام رحمت کو سمجھیں گے۔ دونوں اس عہد پرصبر واستقامت سے جمے رہے۔ ان کی زندگی سعادت ومحبت اورالفت ومودت کی شاندارتصویر ہے۔خوشیوں سے مالا مال زندگی کی بیس بہاروں میں وہ مل کرسو سے زیادہ مرتبہ قرآن مجید ختم کر چکے ہیں۔

☆ میں جب امریکہ میں تھا تو ایک آدمی میرے پاس آیا، وہ اپنی بیوی کوطلاق دینا چاہتا تھا۔اس کے تین بچے تھے،اس سے پہلے وہ جدہ میں سات سال ساتھ رہ چکے تھے،ان کے درمیان اختلافات اس قدر بڑھے کہ ایک دن بیوی نے شوہر کے سر پرکرسی کھینچ ماری۔ وہ شوگراور بلڈ پریشر کا مریض ہوگیا تھا۔ایک دن بہت نازک حالت میں اسے آفس سے اسپتال میں بھرتی

ہونا پڑا۔ جب وہ دیر سے گھر لوٹا تو بیوی کے طعنے اس کے منتظر تھے، گھر کی کوئی فکر نہیں، بچوں کی کوئی پرواہ نہیں، اس نے جب بتایا کہ وہ تو اسپتال میں بھرتی تھا تو بیوی کی زبان سے دعائے صحت کے بجائے یہ جملہ نکلا کہ کیا لائف انشورنس کرالیا ہے؟ بالآخر اس نے بیوی کو طلاق دینے کا فیصلہ کرلیا۔ میں نے اس سے پوچھا جب تم مکہ سے بہت قریب جدہ میں رہ رہے تھے تو کتنی مرتبہ مکہ یا مدینہ میں حرم کی زیارت کی تھی، معلوم ہوا ایک بار بھی نہیں، تم دونوں نماز پڑھتے ہو؟ نہیں۔ میں نے کہا تم لوگوں نے تو محبت کی سب سے خاص کنجی غائب کردی، اب سب سے پہلا کام یہ کرو کہ تم دونوں عمرہ کی نیت کرکے مکہ جاؤ وہاں اللہ سے پچھلی کوتاہیوں کے لئے معافی مانگو، عہد کرو کہ اب سے نماز تلاوت اور اذکار غرض ہر عبادت کی پابندی کروگے۔ ایک ماہ بعد دونوں لوٹ کرآئے۔ شکروسپاس سے ان کے دل معمور تھے۔ انہوں نے کہا اب ہم بالکل بدل گئے ہیں، اور واقعی دونوں بدل چکے تھے۔ انہیں محبت کی کھوئی کنجی مل گئی تھی اور وہ بے حد مسرور تھے۔ سچ کہا اللہ پاک نے "**فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى ومن أعرض عن ذكرى فإن له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة أعمى**" (طہ: ۱۲۳-۱۲۴) تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

کلید عبادت حاصل کرنے کے عملی طریقے:

☆ نیکی میں مسابقت

☆ ایک ساتھ دعا مانگنا

☆ ایک ساتھ تہجد پڑھنا

☆ ایک ساتھ روزانہ تلاوت کرنا

☆ ایک ساتھ ذکرو اذکار کرنا

مشق:

درج ذیل عبادتوں میں تمہارے دل کو جو سب سے زیادہ مرغوب عبادتیں ہوں ان پر صحیح کا نشان لگادو۔ پھر دیکھو تمہاری بیوی/شوہر میں اور تم میں کن کن پر اتفاق ہو جاتا ہے۔ ایسی عبادتوں کو ایک ساتھ انجام دو۔

☆نماز ☆روزہ ☆تلاوت ☆صدقہ ☆دعوت دین

☆ذکر وتسبیح ☆تہجد ☆دعا ☆یتیموں کی سرپرستی ☆علم دین کا حصول

ان عادتوں سے چھٹکارہ پائیں		یہ عادتیں اپنائیں
☆فجر کی نماز کے وقت سوتے رہنا		☆فجر کے وقت اٹھ جانا
☆قرآن کے نور سے لاپرواہی		☆قرآن کی روزانہ تلاوت
☆یاد الٰہی سے غفلت		☆یاد الٰہی
☆کنجوسی اور حرص		☆دل کی فیاضی
☆خواہشات نفس کی غلامی		☆نفس کے ساتھ مجاہدہ

محبت کے باغ میں ایک پکنک:

اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی میری روح اس کی عاشق ہو چکی تھی، اور اس وقت بھی جب ہم ماں کو گود میں تھے۔

ہم بڑھتے گئے اور محبت بھی پروان چڑھتی رہی۔ ہم مریں گے تب بھی عہد محبت ختم نہیں ہوگا۔

یہ محبت سدا باقی رہے گی، قبر کی تاریکی میں بھی یہ ہم سے ملنے آئے گی، کیونکہ یہ امر محبت

ہے۔

محبت کی کنجی (۲) مسکراہٹ

امید کی جاسکتی ہے کہ اس کنجی کا مطالعہ آپ کو یہ سب کچھ دے گا:

☆دل کا سرور ☆محبت میں اضافہ ☆پسندیدگی ☆نیکیوں کا خزانہ

☆غلطیوں کا کفارہ ☆غموں سے چھٹکارہ

تجربہ (مومن مومن کا آئینہ دار ہے):

آپ (شوہر اور بیوی دونوں) آئینہ کے سامنے کھڑے ہو جائیں ایک بار چہرے پر سختی اور نحوست ہو، آپ کیسے لگ رہے ہیں، اچھا ایک بار لطیف سی مسکراہٹ کے ساتھ آئینہ کے سامنے آیئے اور اب بتایئے آپ کیسے لگے۔

مسکراہٹ کی کنجی کیا ہے؟

جب شوہر بیوی کو دیکھے اور بیوی شوہر کو دیکھے تو چہرہ کھل اٹھے اور ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر جائے، ہر کوئی محسوس کرے کہ دوسرا اس سے مل کر بے حد مسرور ہے اس کا دل سعادت اور سچی محبت سے لبریز ہے۔

اسوہ نبوی:

میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی شخص نہیں دیکھا (عبد اللہ بن حارث)۔

اپنے بھائی کے سامنے تمہاری مسکراہٹ تمہارے لئے کارثواب ہے (حدیث)۔

سچا واقعہ:

ایک خاتون میرے پاس آئی، اور درد بھرے انداز سے اپنی بپتا سنانے لگی، کہ اس کا شوہر سمجھتا ہے کہ مضبوط شخصیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ نہ کوئی ہنسی مذاق کرے اور نہ میرے سامنے مسکرائے، میں اس کی مسکراہٹ کو ترس گئی ہوں جب وہ اپنے دوستوں کے ساتھ قہقہے لگاتا ہے تو میں حسرت سے انہیں دروازے کی آڑ سے سنتی ہوں، وہ اس صورت حال سے بہت پریشان ہو اٹھی تھی، اس کی زندگی خوشیوں سے خالی لگتی تھی، میں نے اس کے شوہر سے ملاقات کی اسے مسکراہٹ اور بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کی اہمیت بتائی اللہ کے پیارے نبی کا نمونہ اس کے سامنے پیش کیا، بالآخر اس کے چہرے پر اپنی بیوی کے لئے مسکراہٹ لوٹ آئی اور اسی کے ساتھ ان کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن گیا۔

لطیف مسکراہٹیں:

☆ دل کی گہرائی سے مسکراہٹ، یعنی میں تم سے خوش ہوں۔
☆ حسین مسکراہٹ جو چہرے کو اور حسین بنا دے۔
☆ ایسی مسکراہٹ جو ہر غم اور الجھن مٹا دے۔
☆ ناراضگی کے باوجود مسکراہٹ جو دل کے سب غبار دور کر دے۔

مشق کیجئے:

☆ ایک مرتبہ مسکرا کر آئینہ دیکھو، پھر ایک بار منہ گرا کر آئینہ دیکھو، فرق محسوس کرو اور اسے یاد رکھو۔
☆ گھر میں کسی کی طرف مسکرا کر دیکھو پھر منہ بنا کر دیکھو، اس کے چہرے کے دونوں تاثرات پڑھو۔

ان عادتوں سے بچو		یہ اچھی عادتیں اختیار کرو
☆چہرے پر نحوست		☆سچی مسکراہٹ
☆چہرے پر تفکر کے گہرے سائے		☆بار بار مسکراہٹ
☆ذرا سی مسکراہٹ اور پھر وہی کرختگی		☆بے لوث مسکراہٹ
☆ضرورت کی خاطر مسکراہٹ		

ہم اس نگاہ ناز کو سمجھے تھے نیشتر
تم نے تو مسکرا کے رگِ جاں بنادیا
یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑگئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا

محبت کی کنجی (۳) میٹھی پیاری بات

اس کنجی کے مطالعہ سے امید ہے کہ یہ سوغاتیں آپ کے حصے میں آئیں گی:

☆ نیکیوں کا ذخیرہ ☆ ناراضگی کا ازالہ ☆ راحت اور لطف اندوزی کا احساس

☆ بلندی کا سفر

پیاری بات کی کنجی:

اپنی محبت، اپنے جذبات اور دوسرے کے لئے اپنے احساس کو خوبصورت الفاظ میں پیش کیا جائے، آدمی کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ کوئی تحفہ پیش کرے یا اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے بلکہ تحفہ کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ساتھ پیاری سی بات بھی ہو، عمدہ سے کھانے کی ڈش بے مزہ رہے گی اگر اس کے ساتھ میٹھی باتوں کی آرائش نہ ہو۔

قرآنی رہنمائی:

☆ تم نے دیکھا نہیں اللہ نے کیسے پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت سے دی جس کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی ہیں اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں (سورہ ابراہیم: ۲۶)۔

☆ پاکیزہ بات کار ثواب ہے (حدیث)۔

سچے واقعات:

☆ نبی ﷺ کی زندگی کی سب سے پیاری رات

بی بی عائشہ سے آنحضور ﷺ نے کہا: کیا آج رات تم مجھے رات بھر نماز پڑھنے کی

اجازت دوگی، بی بی عائشہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں مگر آپ کو جو پسند ہے وہ بھی مجھے محبوب ہے۔

☆ پیارے نبی ﷺ نے بی بی عائشہ سے کہا: ابوزرع ام زرع کے لئے جتنے اچھے تھے میں بھی تمہارے لئے ویسا ہی ہوں، اور میں تو تمہیں چھوڑ بھی نہیں سکتا۔

وہ کیسی بھونڈی بات تھی:

وہ دونوں میاں بیوی علمی اور مادی ہر لحاظ سے اعلی معیار کی زندگی گذار رہے تھے۔ دونوں بیرون ملک جا کر رہنے لگے۔ شوہر کے والدین بیمار ہو گئے مگر اس کے لئے وطن فوری لوٹنا ممکن نہیں تھا۔ دل بہلانے کے لئے آدمی مختلف بہانے تلاش کرتا ہے، اس کو سوجھی کہ گھر کے اندر والدین کی تصویر فریم کرا کے لگا دے۔ بیوی نے شدید مخالفت کی، اس نے کہا کہ وہ ان دونوں کی تصویر اپنے گھر میں نہیں لگنے دے گی مجھے ان کی تصویریں ناپسند ہیں، بات آگے بڑھی اور نوبت طلاق تک جا پہنچی، وہ دونوں الگ ہوئے اور بچے برباد ہوئے، اگر اس نے حکمت سے معاملے کو سلجھایا ہوتا اور شوہر کی دل شکنی کرنے کے بجائے اس سے کہا ہوتا کہ تصویر لٹکانے کے بجائے ہم دونوں مل کر ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں، تو شوہر کے دل کو ٹھیس بھی نہیں پہنچتی اور اس کی محبت کا محل بھی زمیں بوس نہیں ہوتا، ایک ناموزوں بات محبت، شادی اور بچوں کا مستقبل سب کے لئے خطرناک ہو جاتی ہے۔

ٹیٹھ گالیاں اور ان کا انجام:

دونوں کی زندگی کا بدترین دن جمعہ کا دن ہوتا تھا، خاص طور سے جب شوہر ایک زوردار خطبہ دے کر مسجد سے لوٹتا تھا، اس وقت آدمی وہ آپے سے باہر ہوتا ذرا ذرا سی بات پر بیوی پر ہاتھ اٹھا دیتا اور اسے گالیاں دیتا۔ بیوی کے باپ کا کمسنی میں ہی انتقال ہو چکا تھا، اس کا کوئی

بھائی بھی نہیں تھا وہ اللہ کے سامنے ہی فریاد کرسکتی تھی اور کرتی تھی۔ اس کا شوہر جب تجوید کے سارے قاعدوں کا استعمال کرتے ہوئے اسے عربی میں کتے کی اولاد اور گدھے کی اولاد کہتا تو اس کا دل پاش پاش ہوجاتا تھا۔ ایک روز وہ دونوں کئی اور لوگوں کے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھے تھے، راستے میں ڈرائیور نے گاڑی روک دی اور سب سے دوگنا کرایہ مانگنے لگا، ادھر یہ صاحب اپنی عادت سے مجبور، اپنے مخصوص لہجے میں کہا اے گدھے، بس ڈرئیور کا پارہ چڑھ گیا اور اس نے سب کے سامنے اس کو پیٹنا شروع کردیا، بیوی اس وقت پریشان ہونے کے بجائے اپنے اندر ایک خوشی سی محسوس کررہی تھی، اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اللہ نے اس کی فریاد سن لی ہے اور اس کے شوہر کو دراصل اسی کی سزا مل رہی ہے۔

عملی تدابیر:

☆ دن کا آغاز کسی اچھی بات سے کریں ☆ جب ملیں کوئی پیاری سی بات کہیں

☆ کھانے کی میز پر کوئی خوبصورت کا جملہ ☆ ہر الجھن کے موقع پر پیاری بات

☆ گھر سے نکلتے ہوئے کوئی پیاری بات (تم یاد آؤ گی، تمہارے لئے کیا لے آؤں)

☆ ناراضگی ہو تو بھی پیاری بات (اللہ تمہیں معاف کرے، اللہ تمہیں ہدایت دے)

☆ سفر کے دوران اچھی گفتگو ☆ بیماری کی حالت میں بھی پیاری بات

تبدیلی لائیے:

بدکلامی — اچھی بات — سب سے اچھی بات — اللہ پاک کا فرمان ہے: میرے بندوں سے کہہ دو وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو، شیطان ان کے بیچ وسوسے ڈالتا ہے۔

☆ یقین کرو عمدہ بات ایک خزانہ ہے، اس میں سے جتنا چاہو اپنے دامن میں بھر لو اس سے دنیا اور آخرت دونوں کی خوشیاں ملیں گی۔

ان عادتوں سے چھٹکارہ پایئے		یہ عادتیں اختیار کیجئے
☆اکتادینے والی خاموشی		☆میٹھی باتیں
☆پیاری باتوں کا فقدان		☆اچھے جملوں کی بہتات
☆ملی جلی باتیں		☆اچھی سے اچھی بات کا انتخاب
☆بدکلامی کے بعد اس پر اصرار		☆ بری بات منہ سے نکل جائے تو فوراً معذرت چاہنا

پیاری بات کا ہفتہ:

☆ ہر سال پورا گھر مل کر پیاری باتوں کا ہفتہ منائے

☆ دس اچھے جملے منتخب کر و اس خاص ہفتے کے لئے۔

پکنک محبت کے ایک باغ میں:

میری شریک حیات!

کہو کہ میں تمہیں چاہتی ہوں کہ میرے جمال میں اضافہ ہو تو تمہاری محبت کے بنا میں خوبرو نہیں ہی ہوسکتا۔

کہو کہ مجھے تم سے محبت ہے تا کہ میری انگلیاں سونے کے ہو جائیں اور میری پیشانی شمع کی طرح دمکنے لگے۔

ابھی ابھی کہو اور دیر مت کرو بعض خواہشوں کو ٹال مٹول راس نہیں آتی ہے۔

اگر تم مجھے چاہنے والی بن جاؤ تو میں تو بادشاہ بن جاؤں گا اور سورج اور چاند میری جولان گاہ بن جائیں گے۔

یوں چپ رہنا ٹھیک نہیں کوئی میٹھی بات کرو
مور چکور پپیہا کوئل سب کو مات کرو
ساون تو من بگیا سے بن برسے بیت گیا
رس میں ڈوبے نغمے کی تم برسات کرو

محبت کی کنجی (۴) سلام

اس کنجی کے مطالعہ سے حسب ذیل فائدے حاصل ہونے کی امید ہے:

☆ جنت کی طرف جانے والا ایک راستہ

☆ قلبی محبت

☆ اطمینان کا احساس

☆ ہمدردی اور خیر خواہی میں اضافہ

سلام کی کنجی:

شوہر اور بیوی صبح کی بیداری سے لے کر رات کی مزید ار نیند تک سلام کا بھر پور اہتمام کریں، یہاں تک کہ سلام ہر ملاقات اور رخصت کا عنوان بن جائے۔

دربار رسالت سے:

☆ میں تمہیں ایسی بات نہیں بتاؤں جسے کرنے لگو تو آپس میں محبت ہو جائے، آپس میں سلام کو عام کرو (حدیث)۔

سچے واقعات:

جس دن شوہر کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی اس کے اگلے ہی دن اس کی بیوی نے ہمیں فون کیا اور کہا: ’’میں آج ہی طلاق چاہتی ہوں کیونکہ میرے شوہر نے اپنی تعلیم کے آگے مجھے کچھ سمجھا ہی نہیں، وہ چوبیس گھنٹے میں ایک بار بھی اپنے لیب سے مجھے سلام کر کے خیریت نہیں

پوچھتا تھا اسے میری اور میرے بچوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے، میں نے اب سے پہلے اس لئے یہ مطالعہ نہیں کیا تھا کہ اس کے ریسرچ اور کیریئر میں میرا مطالبہ طلاق رکاوٹ نہ بن جاء، پر اب میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی، اب ہمارے سامنے دونوں کو ساتھ رہنے پر آمادہ کرنے کا کام تھا اور یہ ناممکن کی حد تک مشکل ثابت ہوا، بڑی مشکل سے بیوی ساتھ رہنے پر اور شوہر اپنے رویہ میں اعتدال لانے پر راضی ہوا، سلام گھر میں عام ہوا تو محبتوں کا موسم بہار آ گیا۔

سلام اور طلاق:

ایک بہت ہی تعلیم یافتہ شخص نے اپنی بیوی کو اس لئے طلاق دی کہ وہ اس کے گھر والوں کو سلام کرنے پر راضی نہیں ہوئی، وہ دو سال تک اسے سمجھاتا رہا کہ چھٹیوں میں میرے گھر والوں کے پاس چلی جایا کرو یا کم از کم انہیں فون ہی کر لیا کرو مگر وہ صاف صاف انکار کر دیتی۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم ان کے تعلقات بحال نہیں کروا سکے، کیونکہ عدالت میں طلاق ہوئی تھی اور اس نے محبت کے خرمن کو بالکل ہی خاکستر کر دیا تھا، دشمنی اور نفرت نے ازدواجی زندگی کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی لاوارث بنا ڈالا۔

عملی تدابیر:

☆ صبح بیدار ہوتے ہی سب سے پہلے سلام ☆ گھر سے نکلتے ہوئے سلام

☆ گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام ☆ سفر سے پہلے خصوصی سلام

☆ سفر سے لوٹنے پر خصوصی سلام ☆ سلام حسین مسکراہٹ کے ساتھ

☆ سلام میں بھی بہتر: جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو یا ویسا ہی جواب دو (قرآن)۔

☆ بیوی شوہر کے گھر والوں کو اور شوہر بیوی کے گھر والوں کو سلام کرنے کا اہتمام کرے، اپنے

اپنے رشتہ داروں کو بھی سلام کرنے کا اہتمام ہو۔

مشق نمبر (۱):

اپنی رائے لکھیں۔

پہلا منظر:

۱- ایک آدمی گھر کے دروازے پر زور سے ٹھوکر مارتا ہے اندر جاتا ہے ایک کرخت آواز کے ساتھ، گھر میں کوئی ہے نہیں سب بہرے ہو گئے ہیں۔

۲- ایک آدمی دھیرے سے دستک دیتا ہے اور دل کی گہرائی سے سلام کا تحفہ پیش کرتے ہوئے محبت کے بازو پھیلا دیتا ہے۔

دوسرا منظر:

۱- ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، فون اٹھاتے ہی ایک آواز سنائی دی: جلدی سے تیار ہو جاؤ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے، فون رکھ دیا گیا۔

۲- ٹیلیفون کی گھنٹی بجی، ادھر سے ایک پیار بھری آواز آئی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیسی طبیعت ہے، تیار ہو جاؤ ڈاکٹر کے یہاں چلیں گے، اللہ پاک ٹھیک کر دیں گے، مجھے تمہاری صحت کی بڑی فکر ہے۔

مشق نمبر (۳):

۱- گھر سے نکلتے ہوئے سلام کے ساتھ تین پیارے سے الوداعی جملوں کا انتخاب کریں۔

۲- گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کے ساتھ ملاقات کے تین حسین جملوں کا انتخاب

کریں۔

ان عادتوں سے چھٹکارہ پائیں		یہ عادتیں اختیار کریں
☆سلام کلام کچھ نہیں		☆سلام عام کرنا
☆بہت کم سلام		☆خوب سلام کرنا
☆سلام روکھے پن کے ساتھ		☆مسکراہٹ کے ساتھ سلام کرنا
☆لاپرواہی سے سلام		☆اہتمام سے سلام کرنا
☆ مسنون سلام کے بجائے دوسرے جملے		آغاز اسلامی سلام سے کرنا

محبت کی کنجی (۵) گلے ملنا

اس کنجی کے مطالعہ سے ہمیں یہ بڑی دولتیں حاصل ہوں اس کی امید کی جاتی ہے:

☆ قربت ☆ لطف اندوزی اور گہری محبت

حمام میں کبوتر

ڈاکٹر عبدالصبور شاہین ایک واقعہ لکھتے ہیں:

ایک پنجرے میں گاؤں سے کچھ کبوتروں کا تحفہ آیا، ہم نے ان کو غسل خانہ میں بند کردیا، ایک کھڑکی کھلی تھی ایک کبوتر اس میں سے باہر نکل گیا اتفاق سے تیز ہوائیں چل رہی تھیں وہ ان میں لاپتہ ہو گیا، ہم نے اس ڈر سے کہ اور کبوتر بھی نہیں اڑ جائیں کھڑکی کو بند کردیا، ادھر ہم نے دیکھا کہ سارے کبوتروں نے اپنے دیرینہ رفیق کی یاد میں بھوک ہڑتال کردی دو دن بعد ہم نے کھڑکی کھول دی کہ کچھ تازہ ہوا آئے، اتنے میں وہ کبوتر جو گم ہو چلا تھا کھڑکی سے اندر آ گیا، سارے کبوتروں نے عجب تقریبی انداز سے اس کا استقبال کیا فرش پر سب سے گول دائرہ بنالیا وہ کبوتر بیچ میں تھا اور ہر ایک سے گویا سلام کرتے ہوئے چونچ میں چونچ ڈال کر معانقہ کرتا۔ پھر سب کبوتر ایک ساتھ کھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔

گلے ملنے کی کنجی:

یعنی شوہر اور بیوی کے سینے اس طرح مل جائیں گویا وہ ایک دوسرے کے دل کی دھڑکن سن رہے ہوں، انہیں یہ احساس ہو کہ وہ ایک وجود ہیں (وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان

کے لباس ہو) (سورہ بقرہ)۔

محبت کی لہریں بجلی کی لہروں کی طرح ہوتی ہیں، کسی مشین سے بجلی کا تار جوڑ دیں تو کیا ہوگا اور الگ کر دیں تو کیا ہوگا۔

اسوۂ رسالت:

حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن سے کہا: تم اپنی بیوی کے قریب جا کر اسے پیار کیوں نہیں کرتے اور گلے کیوں نہیں ملتے۔

گلے ملنے کی قسمیں:

☆ سلام کے ساتھ جب کہ ساتھ میں چہرے پر مسرت اور باتوں میں مٹھاس ہو۔

☆ الوداع ہوتے وقت اس دعا کے ساتھ کے ہم عنقریب ملیں گے اور محبت کا ایک اور نیا سفر شروع کریں گے۔

☆ بیڈروم میں جسمانی ضرورت کی تکمیل کے لئے ہی نہیں بلکہ محبت کی لو اور تیز کرنے کے لئے۔

☆ شکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے صحبت کے بعد یہ احساس دلانے کے لئے کہ اصل تو دل کی محبت ہے، جسمانی آسودگی اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔

یہ عادتیں چھوڑ دیں	یہ عادتیں اختیار کریں
☆ گلے نہ ملنا	☆ جب بھی ملاقات ہو سلام کریں اور گلے ملیں
☆ سرد مہری سے گلے ملنا	☆ گرمجوشی سے گلے ملیں
☆ جلدی جلدی گلے مل لینا	☆ اطمینان سے گلے ملیں

محبت کے باغ کی سیر:

میں اس سے گلے ملتا ہوں دل کا اشتیاق پھر بھی نہیں تھمتا۔
میں اس کے ہونٹ چوم لیتا ہوں مگر جنون ہے کہ بڑھا جاتا ہے۔
ایسا لگتا ہے کہ میرے دل کی پیاس جبھی بجھے گی جب دونوں روحیں ایک جسم میں سما جائیں۔

محبت کی کنجی (۶) بوس و کنار

اس کنجی کے مطالعہ سے امید کی جاتی ہے درج ذیل فائدے حاصل ہوں گے:

☆ہر زخم مندمل ہو جائے گا ☆رنگا رنگ خوشیوں کی آمد ہو گی

☆مسرت کا بھرپور احساس ہو گا

ایک اعلان (خواتین کی جانب سے):

سگریٹ نوشی گٹکا اور دیگر بدبودار چیزیں پیار کے لئے نقصان دہ ہیں ان سے اجتناب کرنے کی درخواست ہے۔

بوس و کنار کی کنجی:

مطلب یہ ہے کہ ہر طرح کے بوسہ کا خوب اہتمام، محبت کا ہو، رضامندی کا ہو، خوشی کا ہو، شکر کا ہو، خوبیوں کے اعتراف کا ہو، گویا اس کا مقام سر دونوں ہاتھ رخسار اور ہونٹ سب ہیں۔

اسوۂ رسالت:

عائشہ بنت طلحہؓ کی شادی حضرت عائشہؓ کے بھتیجے عبداللہ بن عبدالرحمٰنؓ سے ہوئی تھی، ایک بار وہ گھر میں آئے، ام المومنین وہاں موجود تھیں، انہوں نے کہا کیا بات ہے؟ اپنی بیوی کے پاس جا کر اس کے ساتھ کچھ ہنسی مذاق کرنے اور اسے پیار کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ کہنے لگے میں روزے سے ہوں کیا تب بھی بوسہ لے سکتا ہوں، ام المومنین نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ تو روزے کی حالت میں بھی ایسا کرتے تھے (موطا)۔

سچے واقعات:

منہ اور دانتوں کی صفائی ایمان کا جزء ہے:

ایک یونیورسٹی کے معزز استاذ کی بیوی جو خود بھی لیکچرار تھی شادی کے دوسرے ہی دن میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہ سکتی مجھے طلاق چاہئے۔ سبب معلوم کیا تو وہ یہ تھا کہ مسجد میں نکاح ہوا اس کے بعد جناب بیگم کے پاس گئے اور ان کا پہلا ہی بوسہ آخری ثابت ہوا کیونکہ اس وقت ان کا منہ بہت ہی بدبودار تھا۔ ہم نے بہت سمجھایا کہ انہیں اپنی اصلاح کا ایک موقع اور دیا جائے، مگر اس نے کہا میں پہلے ہی بوسہ میں اس سے اس قدر متنفر ہوگئی ہوں کہ اب اس کے ساتھ رہنے کا خیال بھی دل میں نہیں لاسکتی ہوں۔

بوسوں کی قسمیں:

☆ رخساروں پر محبت کا بوسہ

☆ پیشانی پر خوشی اور رضامندی کا بوسہ

☆ ہاتھوں پر خوبیوں کے اعتراف کا بوسہ

☆ سر پر معذرت طلبی کا لطیف بوسہ

☆ ان سب بوسوں سے ہوکر لذت اندوزی کے بوسہ تک انسان کو پہنچنا چاہئے

یاد رکھو اور جدت پسند بنو:

۱- ہمیشہ دانت کی صفائی کا اہتمام

۲- سب سے اچھا بوسہ وہ ہے جس کے بعد اور بوسوں کا موقع ملے، اس لئے گذارش ہے سگریٹ، جیسی بدبودار چیزوں سے مکمل پرہیز کریں۔

۳- محبت کا بوسہ بہت لطیف اور پیارا ہوتا ہے۔

۴- بوسہ لینا ایک فن ہے اس میں جدت کے راستے تلاش کرو۔

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆منھ کی بدبو		☆منھ کی صفائی
☆بوسوں سے اجتناب		☆بوسوں کا اہتمام
☆صرف محبت کے وقت بوسہ		☆ہر اچھے اور پاکیزہ جذبے کے اظہار کے وقت بوسے کا اہتمام
☆کبھی کبھی بوسہ لے لینا		☆ اکثر و بیشتر بوسوں کا اہتمام
☆ شدت کے ساتھ تکلیف دہ بوسہ		☆ پیار بھرا لطیف بوسہ

ایک بوسہ اس لب جاں بخش کا
عمر بھر کے واسطے انعام ہے

محبت کی کنجی (۷) لمس

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد امید ہے کہ حسب ذیل مسرتیں حاصل ہوں گی:

☆اہمیت کا احساس ☆محبت کا احساس ☆خوبصورت خواہشوں کا مچلنا

☆اعلیٰ ذوق کا تجربہ

لمس کی کنجی:

یعنی شوہر یا بیوی کبھی بھی محبت بھرے لمس سے غافل نہ ہوں، یہ سمجھیں کہ یہ لمس بجلی کا تار ہے اسی سے پورے وجود میں محبت کی لہریں دوڑتی ہیں، اس سے یہ حسین شعور جاگتا ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کا اٹوٹ انگ ہیں۔

رہنمائی سیرت سے:

ایک خاتون نے اپنے شوہر کی تعریف یوں کی: میرے شوہر کا لمس خرگوش کی طرح ہے اور اس کے بدن سے لطیف خوشبو پھوٹتی ہے وہ لوگوں پر غالب آجاتا ہے مگر میں اس پر غالب رہتی ہوں (بخاری)۔

خاتون نے اس کے لطیف لمس اس کی پیاری خوشبو اور اس کے مشفقانہ رویہ کی تعریف کی، اور حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا۔

سچے واقعات:

میرے پاس ایسے بہت سے کیس آتے ہیں کہ شوہر یا بیوی انتہائی غصہ میں میرے

پاس آئے، مگر میں کوشش کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ کے اچھے پہلو بھی ان کے سامنے آئیں اور دونوں کو ایک دوسرے کو معاف کرنے کو کہتا ہوں۔ ان کو سمجھاتا ہوں کہ اب وہ گھر لوٹیں، وہاں جا کر سر پر بوسہ لیں، سر پر، چہرے پر، پلکوں پر اور ہاتھوں پر محبت سے ہاتھ پھیریں، یہ حسین لمس دل کی ساری کدورتوں کو مٹا دے گا اور محبت کے دروازے کھل جائیں گے، اور ایسا ہی ہوتا ہے۔

لمس کی قسمیں:

☆ ملتے ہی مصافحہ

☆ بالوں پر لمس

☆ پلکوں پر لمس

☆ رخساروں پر لمس

☆ ہاتھوں کا لمس

☆ قریب بیٹھیں ہوں تو پیروں کا لمس

☆ باتیں کرتے ہوئے لمس

خیال کرو:

☆ لمس میں اور زور آزمائی میں فرق ہے

☆ بیوی ایک نازک چیز ہے، وہ اکھاڑے کا پہلوان نہیں ہے کہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا جائے۔

☆ بیوی کو ہمیشہ تمہارے لمس کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆ دور دور رہنا		☆ ایک دوسرے کے لمس کا اہتمام

☆صرف محبت کے وقت چھونا		☆محبت کے اظہار کے لئے لمس
☆زور سے بھینچ لینا		☆لطیف لمس
☆ہاتھ اتنی زور سے دبانا کہ تکلیف ہو جائے		☆ بہت محبت سے ہاتھ تھامنا
☆ روکھے پن سے چھونا		☆ راحت بخش لمس

محبت کی کنجی (۸) توجہ سے سننا

اس کنجی کے مطالعہ سے امید کی جاتی ہے کہ حسب ذیل فائدے حاصل ہوں گے:

☆ یہ گہرا احساس کہ کوئی تمہارے بارے میں فکر مند ہے۔

☆ قدر افزائی کا احساس

☆ دوسرے کو اپنے دل کی بات کہہ دینے کا موقعہ

☆ محبت کی عمارت میں نئی خوبصورت اینٹوں کا اضافہ

ایک بدو سے کہا گیا کہ اگر تم اپنی محبوبہ کو پالو گے تو کیا کرو گے؟ اس نے جواب دیا: اس کے رخ زیبا سے اپنی آنکھوں کو لطف اندوز کروں گا، اس کی باتوں سے اپنے کانوں میں رس گھولوں گا۔

توجہ سے سننا:

مطلب یہ کہ شوہر یا بیوی کچھ کہے تو دوسرا ہمہ تن گوش ہو جائے، اس سے دوسرے کو یہ احساس ہو کہ اس کی باتوں کو وزن دیا جاتا ہے اور دوسرے کی نگاہ میں اس کی باتوں کی اہمیت ہے۔

اسوۂ رسالت:

نبی ﷺ کا حال یہ تھا کہ کوئی ان سے بات کرتا تو کان لگا کر توجہ سے سنتے۔

سچا واقعہ (ناکام قائد):

ایک قائد نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کا بڑی چالاکی سے علاج کیا، وہ جب بھی

گھر آتا اس کی بیوی سوالات کا انبار لگا دیتی تھی، کیوں دیر سے آئے؟ فلاں کام کیوں نہیں کیا؟ گھر کی ذمہ داری محسوس کیوں نہیں کرتے وغیرہ، آپ کو معلوم ہے اس نے اس کا علاج کیا تلاش کیا؟ اس نے کہا تم سارے سوالات ریکارڈ کرلیا کرو میں جب شام کو لوٹا کروں گا تو کیسٹ سن لیا کروں گا، یہ قائد یہ بھول گیا کہ اس طرح بیوی کی باتوں پر پابندی لگا دینا صحیح طریقہ ہرگز نہیں ہوسکتا، صحیح تو یہ تھا کہ وہ توجہ سے اس کی باتیں سنتا اور حکمت سے اس کی اصلاح کرتا، اور سب سے پہلی اصلاح تو یہ ہے کہ بہادر خود اپنے سلسلے میں منصفانہ فیصلہ کرے۔

عملی تدابیر:

☆ سنو ہی مت بلکہ کان لگا کر سنو

☆ ہر چیز رکھ دو، ٹیلی ویژن بند کردو، فون رکھ دو، اخبار رکھ دے

☆ سنو بھی اور جواب بھی دو

☆ بغیر کسی ضرورت کے بات کاٹو مت

☆ معمولی بات ہو تو بھی غور سے سنو، اصل مقصد توجہ کا احساس دلاتا ہے۔

☆ سرگوشی بھی کیا کرو

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆ میں نہ دیکھوں گا نہ سنوں گا نہ بات کروں گا		☆ زیادہ سنو تمہیں دو کان دیئے گئے ہیں
☆ اخبار پڑھ رہے ہیں اور بات بھی سن رہے ہیں		☆ سب چیزیں کنارے رکھ کر غور سے سنو
☆ سن تو رہے ہیں مگر جواب نہیں دیتے		☆ سنو بھی جواب بھی دو

☆ سنتے سنتے بات کاٹ دیتے ہیں		☆ دوسرے کو اپنی پوری بات کہنے کا موقع دو
☆ بغیر کچھ سوچے بس کان لگائے ہیں		☆ کان سنے اور دماغ ان باتوں پر غور بھی کرے

محبت کی کنجی (۹) جادو بھرے نیناں

اس کنجی کے مطالعہ سے آپ کو درج ذیل مسرتیں مل سکتی ہیں:

☆ آنکھوں کی ایک نئی زبان ☆ سچی محبت کی ایک محسوس دلیل

☆ محبت کی سحر آفریں دنیا کی سیر ☆مکمل اپنائیت کا احساس

اس کی آنکھوں کو جس سے ٹھنڈک ملتی ہے میری آنکھیں بھی اس سے ٹھنڈی ہوتی ہیں، اور سب سے اچھی چیز وہ ہے جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

عشق کا راز آنکھیں ہی فاش کرتی ہیں۔

آنکھوں کی کنجی:

مطلب یہ کہ ہر کوئی دوسرے کو بار بار نگاہ بھر کر دیکھے کہ محبت کی مٹھاس محسوس ہونے لگے، لطیف نگاہوں سے محبت کو اپنی بلندی تک پہنچا دے، خوشی ہو یا الجھن اس پر کیف شراب سے غافل نہ ہو۔

قرآنی رہنمائی:

اللہ پاک نے قرآن میں ایک بڑی پیاری دعا بتائی:

”ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا قرة أعين واجعلنا للمتقين إماماً“

(القرآن: ۷۴) (اے ہمارے رب ہماری بیویوں کو اور اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا)۔

ابن حزم کہتے ہیں کہ محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ آدمی دیر تک دیکھتا رہے۔

سچا واقعہ:

بیوی بہت پریشان تھی کہ اس کا شوہر اس کی آنکھوں میں جھانکتا کیوں نہیں ہے اور نہ خود اس کا موقع دیتا ہے، اسے شبہ ہونے لگا کہ اس کے دل میں کچھ اور ہے جو وہ نظریں نہیں ملانا چاہتا، اس کا شک بڑھتا گیا، پھر اس کے رویہ میں بھی تبدیلی آنے لگی۔ صورت حال جدائی کے قریب جا پہنچی، وہ تو اللہ کا کرم ہوا کہ اسے مطمئن کیا جاسکا کہ یہ محض اس کے شوہر کی لاپرواہی تھی، دوسری طرف شوہر کو نگاہوں کی اہمیت بتائی گئی کہ محبت بھری نگاہ کس طرح دل موہ لیتی ہے۔ غرض جب محبت کی دھارا آنکھوں کی جھیل سے بہنا شروع ہوئی تو ازدواجی زندگی کو نئی روح مل گئی۔

عملی تدابیر:

☆ ہر ملاقات کے وقت آنکھوں کا ملاپ ضرور ہو۔

☆ شوہر بیوی کے کپڑے ہی صرف نہ دیکھے اور بیوی شوہر کا ہاتھ ہی بس نہ دیکھے کہ کیا لایا ہے بلکہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں بھی جھانکیں۔

☆ اس قدر قریب ہو جاؤ کہ اس کی آنکھوں میں تمہارا چہرہ دکھائی دے۔

☆ دیر تک دیکھو۔

☆ آنکھوں سے محبت کے آنسو چھلکتے ہیں تو چھلکنے دو

☆ نگاہوں میں لذت اندوزی کی پرچھائیاں بھی دکھائی دیں۔

☆ کچھ الفاظ جو آنکھوں کی محبت تازہ کر دیں (میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میری جان)

نگاہوں کی قسمیں:

☆ پسندیدگی کی نگاہ ☆ محبت کی نگاہ

☆حیرت کی نگاہ ☆لطیف شکایت کی نگاہ

☆اور بالآخر لذت اندوزی کی نگاہ

خود تجربہ کرو:

☆کسی کو آنکھیں ہٹا کر سلام کرو ☆کسی سے نظریں ملا کر سلام کرو

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆ ملتے ہوئے یا بات کرتے ہوئے زمین پر نگاہیں گاڑ لینا		☆شریک حیات کی آنکھوں میں جھانکنا
☆بس ایک نگاہ غلط انداز		☆بار بار دیکھنا
☆غصہ اور نفرت سے دیکھنا		☆ پیار اور محبت بھری نظر سے دیکھنا
☆بس ہاتھوں ہی کو دیکھنا		☆ ہمیشہ آنکھوں میں محبت تلاش کرنا

میرے ساقیا میرے ساقیا تجھے مرحبا تجھے مرحبا
تو پلائے جا تو پلائے جا اسی چشم جام بہ جام سے

☆☆

وہ نظروں ہی نظروں میں سوالات کی دنیا
وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں جوابات کا عالم

محبت کی کنجی (۱۰) محبت نامہ

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد یہ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں:

☆ محبت کا ایک دائمی ثبوت ☆ مشکل حالات سے نپٹنے کا ایک ذریعہ

☆ سفر اور تقریبات میں جنت کو یاد کرنے کی تدبیر

محبت نامہ:

یعنی شوہر یا بیوی اپنے دلی جذبات اور سچے احساسات کو رقم کریں اور اس طرح اپنی محبت کو پختہ تر کریں، یہ کام سفر اور قیام دونوں میں ہو سکتا ہے۔

منحوس خط:

مشفق باپ نے اپنے داماد اور بیٹی کے مسئلے میں مجھ سے حکم بننے کی گذارش کی، دونوں کے بیچ نکاح ہو چکا تھا، رخصتی نہیں ہوئی تھی، شوہر ریاضیات سے پی ایچ ڈی کر رہا تھا، اس لئے بھی شاید اس کے مزاج میں روکھا پن آ گیا تھا، وہ لطیف جذبات سے بالکل خود کو عاری ظاہر کرتا تھا، ایک دن وہ تھوڑی دیر کے لئے ان کے گھر آیا اور یونہی رسمی سی گفتگو کے بعد ایک اپائنٹمنٹ کا حوالہ دے کر اٹھ کر چل دیا اس کے روکھے پن پر اس کی بیوی رونے لگی، رات میں اس نے ایک تحقیقی مضمون پر مشتمل خط اپنی بیوی کے پاس بھیجا جو یونان، روم اور پھر اسلام میں رونے کے تصورات کے بارے میں تھا، جس کے بعد دوری دلوں کی اور بڑھ گئی، میرا فیصلہ یہ تھا کہ دونوں کے مزاج میں مطابقت بالکل نہیں ہے اس لئے یہ رشتہ ازدواج یہیں منقطع کر دیا جائے، بعد میں اس کے

لئے ایک ہم مزاج رشتہ تلاش کیا گیا اور دونوں پیارے پیارے بچوں کے ساتھ خوبصورت زندگی گذار رہے ہیں۔

عملی تدابیر:

☆محبت نامے سفر کے دوران ☆محبت نامے بیماری میں

☆محبت نامے شادی کی تقریب میں ☆محبت نامے بلا کسی موقعہ کے

یہ عادتیں چھوڑ دو	یہ عادتیں اختیار کرو
☆قلم سوکھ گئے کاغذ لپیٹا جا چکا	☆قلم لکھنے کو سدا بیتاب ہے
☆ناراضگی سے بھرپور شکایت نامہ	☆محبت بھرا خط
☆خط کسی خاص موقع پر	☆خطوط کا بند نہ ہونے والا سلسلہ
☆مختصر خط	☆لمبے خط
☆خط میں صرف مادی ضرورتوں کا اظہار	☆ خط میں جسمانی اور روحانی ہر ضرورت اور تعلق کا اظہار

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ بھی نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

یہ میرا پیام کہنا تو صبا مودبانہ
کہ گزر گیا ہے پیارے تجھے دیکھے اک زمانہ

جس میں دولفظ کبھی اس نے لکھے تھے حسرت
ہم نے سو بار وہ آنکھوں سے لگایا کاغذ

محبت کی کنجی (۱۱) مزاح وظرافت

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد امید ہے کہ حسب ذیل فائدے محسوس کریں گے:

☆ گھٹن سے نجات ☆ سینے میں کشادگی کا احساس ☆ زندگی میں نیا پن

☆ روزمرہ کی الجھنوں سے فرصت کے لمحات ☆ محبت کی موسیقی کے نئے آہنگ

پیارے نبی ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ دو بار دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں، ان سے زیادہ فکری مندی اور بیقراری کی زندگی کس کی تھی، پھر اس میں کیا حرج ہے کہ کوئی خالی جگہ تلاش کر کے دونوں دوڑ کا مقابلہ تھوڑی ہی ہے، یہ تو شوہر بیوی کے بیچ تفریح کا ایک بہانہ ہے اس میں دوسرے کی خاطر ایک خود سے ہار جائے، تو اس ہار میں بھی کتنا لطف ہے۔

مزاح وظرافت کی کنجی:

مطلب یہ ہے کہ شوہر بیوی کے درمیان اور چاہیں تو کبھی بچے بھی شریک ہو جائیں کچھ ہنسی مذاق ہو، کہانی اور لطیفے سننے سنانے کی مجلس ہو اور دونوں کی یہ کوشش ہو کہ اپنی ظرافت سے اپنے ساتھی کا دل موہ لے، گردش روزگار کی تھکاوٹ سے دل کو راحت ملے۔

نبوی رہنمائی:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: آپ ﷺ مذاق بھی کرتے تھے البتہ سچ بولتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کے ساتھ آپ ﷺ نے دوڑ کا مقابلہ کیا اور از راہ ظرافت کہا یہ اس بار کا بدلہ ہے۔

آپ ﷺ نے ایک صحابی کو مشورہ دیا: کنواری سے شادی کیوں نہیں کرتے کہ آپس میں ملاعبت اور ہنسی مذاق بھی کرسکو۔

سچا واقعہ:

ایک شوہر میرے پاس اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا، اس نے کہا کہ میں کسی زمانے میں غلط راہ پر تھا، میرا تعلق ایک امریکی لڑکی سے تھا وہ میرے ساتھ بہت بے تکلفی سے رہتی تھی، پھر ایسا ہوا کہ میں نے توبہ کی اور اسلامی زندگی گذارنے کا فیصلہ،مگر مجھے اپنی مسلمان بیوی سے شکایت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سنجیدہ رہتی ہے، میں ہنسی مذاق کے موڈ میں ہوتا ہوں تب بھی وہ بڑی روکھائی سے پیش آتی ہے، میری زندگی بے لطف سی ہے اور میں اب اسے طلاق دے دینا چاہتا ہوں، میں نے ایک طرف تو اسے سمجھایا کہ تمہاری بیوی کو تم سے بے تکلف ہوتے ہوتے کچھ تو وقت لگ ہی سکتا ہے ابھی اور صبر کرو، دوسری طرف اس کی بیوی کو سمجھایا کہ شوہر کے مذاق میں نہ چاہتے ہوئے بھی شریک ہونا چاہئے خواہ یہ دکھاوے کے طور پر کیوں نہ ہو، اس طرح ان کی گاڑی صحیح ڈگر پر چلنے لگی، ورنہ وہ تو موازنے کی تلوار کی زد میں آ چکی تھی۔

تدابیر:

☆مزید لطیفے ☆ہلکا سا مذاق ☆دلچسپ حرکتیں ☆ پسندیدہ کھیل

مشق:

آج شوہر کے آنے سے پہلے ایک لطیفہ نوٹ کرو، وہ لوٹ کر آئے تو اسے سنانا۔

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆ہمیشہ سنجیدگی		☆ گاہے بگاہے ہنسی

☆تکلیف دہ مذاق		☆لطیف مذاق
☆گندا لطیفہ		☆اچھوتا لطیفہ
☆پرانے لطیفوں کو ہمیشہ دہرانا		☆نیا لطیفہ
☆جارحانہ کھیل		☆ دوستانہ کھیل

اتنی سنجیدگی بھی مناسب نہیں

گاہے بگاہے میاں ہنس لیا کیجئے

محبت کی کنجی (۱۲) پکنک

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد امید کی جاتی ہے کہ حسب ذیل فائدے حاصل ہوں گے:

☆ تبدیلی ☆ اکتاہٹ اور بوریت کا خاتمہ

☆ پرسکون ماحول میں لطف اندوز گفتگو کا موقع

☆ محبت کا ارتکاز کیونکہ کوئی خلل ڈالنے والا نہیں ہوگا

یوروپ کا سب سے اچھا شوہر:

یوروپین افتاء کونسل میں ہمارے پاس ایک سوال آیا کہ شوہر اور بیوی پکنک کے لئے نکلے، راستے میں تلخ گفتگو شروع ہوگئی، بیوی نے شوہر کی ٹائی پکڑی اور زور سے کھینچ کر مارنا شروع کر دیا، وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اور اسٹیرنگ سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا کہ پورا خاندان خطرے کا شکار نہ ہو جائے۔ عاجز آ کر اس نے بس اتنا کہا کہ تم کو ایک طلاق، پھر دونوں میں مصالحت ہوگئی، ہوٹل پہنچے، وہاں پھر سے جھگڑا شروع ہو گیا اور اس نے کرسی اٹھا کر مارنا شروع کیا اس پر اس نے ایک اور طلاق دے دی، پھر ان میں صلح ہوگئی، واپس اپنے ملک لوٹے، وہاں پھر جھگڑا ہو گیا اس پر اس نے تیسری طلاق بھی دے دی، ہمارے یہاں کونسل میں سب کی رائے تھی کہ تین طلاق ہوگئی ہیں اور اب ان کی شادی نہیں ہوسکتی، جب کہ علامہ وقت شیخ قرضاوی کا خیال تھا کہ وہ غصہ کی طلاق ہے اور واقع نہیں ہوئی، اور انہیں لوٹ آنا چاہئے۔ بہر حال مجھے ڈر بس یہ تھا کہ اگر وہ دونوں پھر ساتھ رہنے لگے تو اس بار تو شوہر صاحب کی اور جم کر پٹائی ہوگی۔

پکنک کی کنجی:

شوہر اور بیوی فرصت کے کچھ لمحات فارغ کریں اور عام زندگی کے معمولات سے ہٹ کر کہیں گھومنے اور تفریح کرنے جائیں، ایسی جگہ جائیں کہ طبیعت کو خوشی محسوس ہو اور شوہر اور بیوی دونوں کو تفریح کا احساس ہو، وہ اپنی محبت کو نئی زندگی دے سکیں اور اپنی زندگی کے نقش راہ طے کر سکیں (اس میں گھر کے دوسرے لوگ یہاں تک کہ بچے بھی شامل نہ ہوں)۔

قرآنی رہنمائی:

ان سے کہو کہ زمین میں چل پھر کر دیکھیں اس نے تخلیق کا آغاز کیسے کیا (عنکبوت:۲۰)۔

سچا واقعہ:

دونوں شوہر اور بیوی بند گلی میں پھنس گئے تھے، تعلقات اتنے کشیدہ ہو گئے کہ شوہر نے بیوی کو بری طرح مارا، بیوی نے پولس کو بلا لیا، دونوں طرف سے گھر والے بھی حرکت میں آ گئے، خلیج بڑھتی گئی، دونوں میں نفرت شدید تر ہو گئی اور بچوں کی پڑھائی چھوٹ گئی، مسئلہ میرے پاس آیا تو میں نے دونوں کو مشورہ دیا کہ فوراً ٹکٹ بک کرائیں اور ایک خالص روحانی پکنک پر نکلیں، وہاں شیطان کو شکست دیں، رحمان ورحیم کے حضور توبہ کریں اور حرم پاک کی پاکیزہ اور مبارک فضا میں جھگڑے کے اسباب پر غور کریں کہ وہ کتنے معمولی تھے اور شیطان نے ان کے ذریعہ کیسی آگ لگائی، اور پھر نئی زندگی کی عملی پلاننگ کریں، اور واقعی ایسا ہی ہوا، وہ لوٹے تو لگ رہا تھا کہ نیا نیا جوڑا ابھی شادی کر کے آ رہا ہو، نئے دل نئی محبت کے ساتھ۔

عملی تدابیر:

☆ چھوٹی پکنک دریا یا سمندر کے ساحل پر یا کسی پارک میں یا میوزیم وغیرہ میں، ایک بار

بچوں کے ساتھ تو ایک بار صرف شوہر اور بیوی۔

☆ پکنک کے لئے پسندیدہ مقام طے کرنے میں ہر کوئی دوسرے کی پسند کا خیال کرے۔

☆ لمبی پکنک کسی دوسرے شہر یا دور دراز مقام کی، جہاں سکون بھی ہو اور تفریح کے مواقع بھی۔

☆ گروپ کے ساتھ پکنک، مگر پردے کا اہتمام ہو اور شوہر اور بیوی کو گاہے بگاہے تنہائی بھی میسر ہو۔

☆ حج وعمرہ سے زیادہ روح افزا اور راحت افروز سفر تو کوئی نہیں ہو سکتا۔

مشق:

۱۔ اس ماہ پکنک کے لئے پانچ قریبی مقامات طے کریں جہاں آپ جانا پسند کریں گی/ کریں گے۔

۲۔ ایک لمبی پکنک کا منصوبہ بنائیں اور اس کا ایک خوبصورت سا سلوگن دیں جیسے: ''سدا خوش رہیں گے، خوابوں کا سفر نہ کہ فریبوں کا سفر، ہماری محبت سدا بہار رہے''۔

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆ اکتاہٹ بھری یکسانیت		☆ رنگارنگی
☆ صرف رشتہ داروں کے یہاں جانا		☆ خوبصورت مقامات کی سیر
☆ صرف کہیں قریب میں جانا		☆ کبھی چھوٹی پکنک تو کبھی لمبی
☆ پکنک میں بھی لڑنا، جھگڑنا		☆ محبت اور تفریح سے بھرپور پکنک
☆ ہمیشہ بچوں کو ساتھ لے کر نکلنا		☆ کبھی بچوں کے ساتھ تو کبھی صرف تم دونوں
☆ کنجوسی کے ساتھ گھومنے جانا		☆ پکنک میں فیاضی مگر فضول خرچی نہ ہو

محبت کی کنجی (۱۳) تحفہ

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد حسب ذیل فائدوں کی امید ہے:

☆محبت میں تازگی ☆پاکیزہ محبت کی نمود ☆سچی محبت کے تابندہ نقوش

☆قدر افزائی کا احساس

تحفہ کی کنجی:

کوئی موقع ہو یا نہ ہو، تحفہ قیمتی ہو یا معمولی ہو شوہر بیوی کو یا بیوی شوہر کو دے کر گہری محبت کی ایک یادگار پیش کرتے ہیں، یہ انتہائی قدر افزائی کی علامت ہے، شوہر بیوی کے درمیان محبت کی تجدید موقع کا انتظار نہیں کرتی، اس کا موقع تو ہر وقت ہوتا ہے۔

پیغام نبوت:

تحفے دو محبت بڑھاؤ۔

سچا واقعہ (تحفہ جس نے غم چھین لیا):

ماں کے انتقال پر بیوی بہت روئی، شوہر بھی اس کے غم کو دیکھ کر رنجور تھا، اس نے بیوی کے سر پر ہمدردی کا ہاتھ رکھا، اس کی ماں کی طرف سے حج کرنے گیا، وہاں سے ایک سونے کی زنجیر بیوی کے لئے خریدی اس کے بیچ میں دل کی شکل کا لاکٹ تھا، اس پر اس کی ماں کا نام نقش تھا، بیوی نے وہ تحفہ دیکھ کر فرط عقیدت سے شوہر کا ہاتھ چوم لیا، یہ اس کے لئے بیش قیمت تحفہ تھا جو اس کے لئے اس کے شوہر کے جذبات کا ترجمان تھا۔

عملی تدابیر:

☆ تحفہ محبت کی علامت ہے

☆ تحفے رنگارنگ کے ہوں

☆ شادی کی سالگرہ، کسی امتحان میں کامیابی، پیدائش، کسی مرض سے شفایابی، سفر سے واپسی جیسے مواقع پر تحفوں کا اہتمام

☆ بلاموقع بھی تحفے دیئے جائیں صرف محبت کی تجدید اور خوبیوں کے اعتراف کے لئے۔

☆ علامتی تحفوں کا بھی اہتمام ہو جیسے پھول، چاکلیٹ وغیرہ۔

☆ ایک دوسرے کے گھر والوں کے لئے بھی تحفے۔

☆ تحفے کے ساتھ ایک چھوٹا سا کارڈ ج (خدا کی قسم مجھے تم سے پیار ہے)

مشق:

ایسے بہترین تحفے کا نام لکھو جس سے تمہارے شریک حیات کو سب سے زیادہ خوشی ملے۔

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆تحفہ دینے میں لاپرواہی		☆تحفوں کا اہتمام
☆تحفوں میں یکسانیت ہمیشہ ایک ہی چیز		☆تحفوں میں تنوع
☆کسی خاص موقع پر تحفہ اور بس		☆ہمیشہ تحفوں کا اہتمام
☆ ہمیشہ معمولی تحفے		☆وسعت کے مطابق تحفے
☆ تحفہ بغیر محبت نامے کے		☆تحفہ محبت نامے کے ساتھ
☆ تحفہ دے کر پھر کڑوی بات سنا دینا		☆ تحفہ کے ساتھ پیاری سی بات
☆صرف زوجین کے درمیان تحائف		☆ رشتہ داروں کو بھی تحفے دینے کا اہتمام

محبت کی کنجی (۱۴) رازدار بنانا

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد امید ہے کہ حسب ذیل فائدے حاصل ہوں گے:

☆ ایک دوسرے کے جذبات واحساسات کو سمجھنے کی صلاحیت

☆ تحفظ کا احساس

☆ رضامندی کا احساس

☆ یہ احساس کہ کوئی ہے جس سے دل کی بات کہی جا سکتی ہے اور بہت خاص معاملہ میں بھی اس سے مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

رازدار بنانے کی کنجی:

دل میں یہ بات پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے کہ رازوں میں ساجھی بنانے کے لئے سب سے پہلا مناسب فرد شوہر یا بیوی ہے۔

نبوی رہنمائی:

اگر آدمی اپنے دوست کو کوئی بات بتائے پھر وہ رخ بدل لے تو وہ بات بھی امانت ہے (ترمذی)۔

اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بدتر مقام اس آدمی کا ہوگا جو اپنی بیوی سے انتہائی قربت حاصل کرے اور پھر اس کا راز عام کردے (مسلم)۔

گھر گھر کی کہانی (رازوں کا صندقچہ امی جان کے پاس):

یہ کہانی بار بار دہرائی جاتی ہے، خاص طور سے شادی کے ابتدائی چند سالوں میں کہ

شوہر کو یہ دیکھ کر جھٹکا لگتا ہے کہ اس کے گھر کے سارے راز بیگم صاحبہ کی امی جان کے پاس منتقل ہوجاتے ہیں، اسی طرح اپنی ماں کے تجسس اور اصرار کو دیکھتے ہوئے شوہر بھی اپنی بیوی کی راز کی باتیں اپنی ماں کو بتا دیتا ہے، انجام کار زوجین کے درمیان اعتماد ختم ہوجاتا ہے اور ہر کوئی اپنے راز کی محفوظ جگہ اپنے دل کو سمجھنے لگتا ہے، یوں دوری بڑھتی ہے اور ہر کوئی بے اعتمادی کے ساتھ اپنے راز کی حفاظت کا سارا بوجھ خود اٹھاتا ہے، شریک حیات ہونے کا حسین احساس اپنی موت آپ مرجاتا ہے۔

میری نصیحت یہ ہے:

۱- یہ بات ہر کوئی تسلیم کرلے کہ شادی کے ابتدائی دنوں میں ناتجربہ کاری اور کمسنی کے باعث غلطیاں ہوجاتی ہیں، اس کے علاوہ والدین سے گہرا روحانی تعلق بھی ہوتا ہے، جب زوجین کے درمیان تعلقات گہرے ہوتے ہیں تو اعتماد میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

۲- ہر کوئی اپنا احتساب خود کرے اور اپنی غلطی تسلیم کرکے دوبارہ نہ کرنے کا عہد کرے، اور شریک حیات کو شریک راز بنانے کے ایک نئے دور کا آغاز اس طرح کریں کہ آپس میں رازوں کا تبادلہ کریں اور ان کی حفاظت کا عہد کریں۔

۳- رازوں کی کہانی محبت کی کنجی میں تبدیلی ہوسکتی ہے اگر شوہر یا بیوی اپنے دل کی بات کو صرف اپنے ساتھی کو ہی بتائیں۔

تدابیر:

☆ یہ گفتگو میں حق گوئی (سچائی کو مضبوطی سے تھام لو، سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف)۔

☆ اپنی الجھنوں اور غموں میں دوسرے کو شریک کرنا بے لوث اور پرخلوص محبت کی دلیل

ہے۔

☆ ایسا دل جس سے محبت کی نہر نکل کر سب کو سیراب کرے، مگر وہ رازوں کا مقبرہ ہو سب کے لئے (گھر والے، رشتہ دار، پڑوسی اور یار دوست)۔

☆ راز دار بنانے کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ پہلے اگر کہیں رشتہ کی بات چلی تھی یا شیطان کے بہکاوے میں محبت ہوگئی تھی تو اسے بھی بتایا جائے۔

☆ راز دار بنانے کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ دوسروں کے راز بھی بتا دیئے جائیں۔

یہ عادتیں چھوڑ دو	یہ عادتیں اختیار کرو
☆ ہر شوہر یا بیوی کا راز دوسرے لوگوں کے پاس چلا جائے	☆ ان دونوں کے راز انہیں کے بیچ رہیں
☆ راز جاننے پر اصرار	☆ فطری انداز سے راز دار بنیں
☆ راز جاننے پر لعنت وملامت	☆ راز جاننے کے بعد ایک دوسرے کی ہمت بندھائیں
☆ خوش ہیں تو راز محفوظ ناراض ہوئے تو سارے راز فاش	☆ خوش ہوں یا ناراض راز سدا محفوظ رہیں
☆ سارے راز بتا دینا	☆ صرف شوہر اور بیوی کے راز ہی آپس میں بتائے جائیں
☆ چھپ چھپ کر راز جاننے کی کوشش کرنا	☆ وہ اعتماد حاصل کیا جائے کہ فریق ثانی خود دار بنائے

محبت کی کنجی (۱۵) اعلیٰ ظرفی

اس کنجی کے مطالعہ کے بعد امید کی جاتی ہے کہ حسب ذیل فائدے حاصل ہوں گے:

☆ شریک حیات سے رضامندی ☆ مکمل تحفظ کا احساس

☆ روحانی اور ذہنی تعلق ☆ حسن تعلق ☆ ارتقاء کا احساس

محبت - کینسر کے لئے نسخہ شفا:

ایک نوجوان نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے کوئی نیک لڑکی دیکھئے، میں نے ایک لڑکی کی نشاندہی کی، اس نے کہا: میں اس سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے انکار کردیا، اس نے اصرار کیا کہ ایک راز کی بات ہے اور وہ چاہتا ہے کہ شادی سے پہلے اس کے علم میں آجائے، میں نے تب بھی منع کردیا، تب اس نے بتایا کہ وہ کینسر کا مریض ہے اس کا علاج چل رہا ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ دو سال کے اندر یا تو تم مرجاؤ گے یا بالکل شفایاب ہوجاؤ گے، میں نے اپنے آفس میں دونوں کو بلالیا اور اس نے پوری بات بتادی، اس پر اس لڑکی نے کہا میں استخارہ کرچکی ہوں اور مجھے اطمینان ہے اور تمہاری دینداری کی وجہ سے میں نے تمہیں پسند کیا ہے اور میری دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے، یہ بھی ہوتو ہوسکتا ہے کہ ایک عورت کسی صحت مند آدمی سے شادی کرے اور وہ شادی کے فوراً بعد بیمار ہوجائے یا مرجائے، میں نے اس سے کہا: سوچ لو، اپنی امی کے بارے میں، ان کے شوہر کا پہلے ہی انتقال ہوچکا ہے پھر تمہارا بھائی بھی کینسر میں گذر گیا اب یہ حادثہ بھی انہیں نہ جھیلنا پڑے، اس نے کہا میں اپنی زندگی کا سفر اس کے ساتھ ہی طے کروں گی اور اللہ سے دعا کرتی رہوں گی، اور پھر یہی ہوا اللہ پاک نے اسے مکمل طور پر شفایاب کیا اچھے نیک بچوں سے نوازا اور سب کو دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دی۔

شرافت کی کنجی:

اس سے مراد یہ ہے کہ ہر کوئی دل کا فیاض ہو اور دوسرے کی خدمات کا اعتراف کرے، مشکل حالات میں اس کے شانہ بشانہ کھڑا ہوتا کہ مصیبت میں بھی اسے خوشی کا ایک گونہ احساس ہو، آزمائشیں بھی محبت کو اور مستحکم اور گہرا کر دینے کا سبب بن جائیں۔ یہ محبت کی معراج ہے کہ اچھے اور برے حالات دونوں میں ہی ساجھے داری ہو ایسا نہ ہو کہ

جب تلک چھلکے بادہ عشرت جام کے حصہ دار ہزاروں
لیکن پینی ہی پڑتی ہے غم کی صہبا تنہا تنہا

شرافت کی کامل شکل یہ ہے کہ ہر کوئی انصاف سے آگے بڑھ کر زیادہ دینا چاہئے۔

نبوی رہنمائی:

قیامت کے دن تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے قریب وہ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں گے اور جو انکسار پسند ہوتے ہیں محبت کرتے ہیں اور لوگوں کو محبوب ہوتے ہیں (حدیث)۔

بی بی خدیجہ نے آپ ﷺ سے کہا: اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا، آپ تو رشتوں کا خیال کرتے ہیں، مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں، یتیموں کی پرورش کرتے ہیں اور مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔

سچے واقعات (جنت میں آم کا رس پئیں گے):

ظالم حکومت نے شوہر کو بیس سال سے زیادہ جیل میں رکھا، اس دوران اس کی بیوی شرافت اور صبر جمیل کا پیکر بنی رہی، اس نے کبھی حالات کا شکوہ نہیں کیا بلکہ شوہر کی ڈھارس بندھاتی رہی، دونوں میں بے انتہا محبت تھی، اس نے جیل سے نکلتے ہوئے سوچا کہ وہ اپنی ساری محبت اپنی بیوی پر نچھاور کر دے گا، مگر خدا کا کرنا کہ ادھر رہائی کا پروانہ ملا ادھر بیوی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، وہ ایک بڑا عالم تھا مگر بچوں کی طرح رو پڑا، ایک مرتبہ اس کے دوستوں

نے اس کے سامنے آم کا رس پیش کیا جو اسے سب سے زیادہ پسند تھا، اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں نے قسم کھالی ہے کہ اب اسے اپنی بیوی کے ساتھ جنت کے باغوں میں ہی پیوں گا جس طرح ہم دونوں ایک ساتھ کبھی پیا کرتے تھے۔

بیوی کی اعلیٰ ظرفی اور شوہر کی وفاداری:

شوہر میرے پاس آیا، وہ مجھ سے شادی کے سلسلے میں مشورہ مانگ رہا تھا، اس نے جو اسباب مجھ سے ذکر کئے وہ میرے خیال سے معقول نہیں تھے، پھر میں نے اسے ایک بات یاد دلائی، میں نے اس سے کہا یاد کرو جب تمہاری شادی ہوئی تھی اور تمہاری پچھلی منگیتر نے جس سے رشتہ نہیں ہوسکا تھا تم پر جادو کرا دیا تھا، تم نو ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جا سکے تھے، اس دوران تم بہت پریشانی میں تھے تم نے اپنی بیوی سے بارہا کہا تھا کہ وہ طلاق لے لے یا کم از کم اپنی ماں کو بتادے مگر اس نے صبر بھی کیا اور تمہارے راز کی حفاظت بھی کی اور کہا کہ میں مرتے دم تک تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گی، اب جب کہ تمہارے پاس کوئی مضبوط وجہ نہیں ہے تو اس کی شرافت وعظمت کا صلہ تم بھی وفاداری اور رافت سے دو۔

تدابیر:

☆ انصاف سے آگے بڑھ کر مزید نوازنا ابدی اور خالص محبت کی کنجی ہے۔
☆ بھلائی کے کاموں میں اور دوسروں کے کام آنے میں حتی المقدور حصہ لینا۔
☆ بیوی اور اس کے گھر والوں کی عزت وتکریم
☆ بیوی کے مانگنے سے پہلے ہی اسے فیاضی سے نوازنا
☆ گھر کے کاموں میں شرکت خواہ وہ محض موجودگی کی صورت میں ہو۔
☆ شرافت یہ بھی ہے کہ جلدی سے معاف کر دیا جائے، اور طعن وتشنیع اور ڈانٹ پھٹکار میں حد سے آگے نہ بڑھا جائے۔

کچھ اور تدابیر:

☆ شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو فون کر کے یا خط کے ذریعہ خیریت معلوم کرے، یہ عمل محض فرمائشوں کے لئے نہ ہو بلکہ اس سے ایک دوسرے کے لئے فکرمندی اور محبت کا اظہار ہو۔

☆ مختلف سخت حالات کا جیسے سفر، مرض، غربت وغیرہ صبر سے سامنا کریں تا کہ وہ مصیبت رحمت میں بدل جائے۔

☆ ہر چھوٹی چھوٹی بات پر سرزنش بھی نہیں کرنا چاہئے (گلاس کیوں ٹوٹ گیا، فلاں چیز کیوں گم ہوگئی وغیرہ۔

گروپ ڈسکشن:

گروپ بنا کر گفتگو کریں کہ مندرجہ ذیل حالات میں اعلی شرافت کا مظاہرہ کیسے کیا جائے۔

☆ صحت و بیماری

☆ خوشحالی اور تنگ حالی

☆ قیام اور سفر

یہ عادتیں چھوڑ دو		یہ عادتیں اختیار کرو
☆ دوسروں، خاص کر شریک زندگی کی مدد سے بے توجہی		☆ بڑھ چڑھ کر مدد کرنا
☆ قطع تعلق اور نافرمانی		☆ صلہ رحمی اور حسن سلوک
☆ کنجوسی		☆ سخاوت اور فیاضی
☆ بزدلی		☆ حکمت اور بہادری

☆ذلت پسندی اور بے غیرتی		☆عزت نفس اور طاقتور شخصیت
☆ بے عزت کرنا اور دل شکنی کرنا		☆خیر خواہی اور تعمیری اصلاح
☆احسان ناشناسی		☆قناعت اور استغنا
☆ لالچ اور حرص		☆ عفوودرگذر
☆دل کی تنگی اور معاف نہ کرنا کی خو		☆ غلطیوں کونظر انداز کرتے رہنا
☆ ہر چھوٹی بڑی بات کے پیچھے پڑ جانا		

آخری بات

بیماری آپ جان گئے اور دوا میں نے بتادی، اب دوا پابندی سے استعمال کرنے کی بات رہ جاتی ہے اور وہ آپ کا کام ہے، میری خواہش اور دلی تمنا بس یہ ہے کہ آپ کی زندگی شریک زندگی کے ساتھ مسرتوں کے سائے میں گذرے۔

ایک بات یاد رکھئے:

علم سے شبہوں کا علاج ہوتا ہے۔

مجاہدے سے شہوتوں کا ازالہ ہوتا ہے۔

نیک کام بطور عادت نہیں بطور عبادت ہونا چاہئیں۔

☆ ☆ ☆